بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثوب ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یومِ پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

AL-FAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | یکم ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۔ ۳۰ صلح ۱۳۵۸ھش ۔ ۳۰ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم

آپ کی روح میں وہ صدق و صفا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا

"ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صدق و صفا دیکھئے۔ آپ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب اور تکالیف اٹھائیں لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و صفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

... اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کے لئے کوئی لفظ خاص نہیں فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپ کے اعمال صالح کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کی روح میں وہ صدق و صفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر درود بھیجیں۔" (الحکم جلد ۷ صفحہ ۲۵)

جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

جیسا کہ اخبار الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰، ۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۱۔ ایجنڈا کے لئے تجاویز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ صلح / فروری ۱۳۵۸ھش / ۱۹۷۹ء مقرر کی گئی ہے۔ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے اجلاس عام میں پیش ہو کر اور کثرت رائے کی منظوری سے مرکز میں آنی چاہئیں۔

۲۔ نمائندگان مجلس مشاورت کے اسماء ۱۰ مارچ / امان تک دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرماویں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں اور حسب قواعد ہو۔

۳۔ جملہ امراء صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۷۹ء کے لئے ان کی طرف سے جن جماعتوں کو اتنے کوٹہ کے مطابق نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے ان کی اطلاعات یکم مارچ تک خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اخبار احمدیہ

۔ ۵ ربوہ ۲۹ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور ہر لحظہ حضور کا حافظ و ناصر ہو آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے عرصہ سے ناساز چلی آتی ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

• ۱۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو مکرم میاں محمد اسحاق صاحب ابن محترم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ اسلام لبریکم کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولود احمد نام تجویز فرمایا۔ نومولود عزیز میدار میجر چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح عمر دے اور اسے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم لیفٹیننٹ کمانڈر محمد اجمل کو بتاریخ ۲۱ دسمبر ۱۹۷۸ء بروز اتوار صبح ساڑھے تین بجے بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام سہیل احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود خاکسار کا پہلا پوتا اور میرے چھوٹے بھائی مکرم لیفٹیننٹ نور محمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ عزیزم محمد اجمل ان دنوں پاکستان نیوی کی طرف سے بسلسلہ ٹریننگ انگلستان میں مقیم ہیں۔ اس بچہ کی پیدائش بھی وہاں پر ہی ہوئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

محمد احمد کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

ریفریشر کورس برائے مربیان

۱۹۷۶ء، ۱۹۷۷ء، ۱۹۷۸ء کے مربیان کرام کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کی تعمیل میں ان کا ریفریشر کورس مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۹ء بروز جمعرات سے شروع ہو کر مورخہ ۳۸ مارچ ۱۹۷۹ء بروز بدھ تک جاری رہے گا سالہائے مذکورہ کے جملہ مربیان کو الگ اطلاع بھی بھجوائی جا رہی ہے۔

جملہ مربیان جو اس ریفریشر کورس میں مطلوب ہیں وہ بروقت ربوہ میں تشریف لے آئیں

سیکرٹری مجلس تعلیم

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ بقلم ادارہ الفضل ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ صفر ۱۳۹۹ھ
۲۹ صلح ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روح کے روبخدا ہونے کا روحانی وسیلہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّاریات) کی رو سے مومنوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ ہر وقت روبخدا رہیں۔ دن کے چوبیس گھنٹوں میں کوئی وقت بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ ان کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے دو باتیں ایسی بیان فرمائی ہیں کہ جن کی معرفت حاصل کرنے اور اس معرفت کے زیر اثر اپنے اوپر ایک خاص کیفیت وارد کرنے کے نتیجہ میں ایک حقیقی مومن کے لئے ہمیشہ روبخدا رہنا حد درجہ آسان ہو جاتا ہے حتیٰ کہ روبخدا رہنا اس کی فطرت کا ایک حصہ بن جاتا ہے اور وہ روبخدا رہے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ ان دو باتوں کو ہم روح کے روبخدا ہونے کا روحانی وسیلہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

ان دو باتوں کا قرآن مجید میں متعدد جگہ تفصیل سے ذکر آتا ہے لیکن ایک بہت ہی مختصر قرآنی دعا میں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف بہت لطیف پیرایہ میں اشارہ کیا ہے اور وہ دعا یہ ہے کہ:-

"اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ (الفاتحہ آیت: ۵)

(اے خدا) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

اس دعا میں بندوں کی طرف سے اعتراف کے رنگ میں دو باتوں کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایک یہ کہ ہم خدا تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ہم خدا تعالیٰ ہی سے مدد مانگتے ہیں صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی کی عبادت کرنے کے اعلان میں یہ اعتراف شامل ہے کہ ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے۔ وہی تمام جہانوں کا رب ہے۔ وہ بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہونے کی وجہ سے وہی جزا سزا کے وقت کا مالک بھی ہے۔ اسی طرح اس اعلان میں کہ ہم صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگتے ہیں یہ اقرار شامل ہے کہ ہم عاجز و لاچار، نحیف و نزار اور کمزور و بے بضاعت ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد کے ازحد محتاج ہیں۔ سو گویا اس دعا میں ایک طرف خدا تعالیٰ کی عظمت اور رحمت اور قدرت کاملہ کا اقرار کیا گیا اور دوسری طرف اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کے اعتراف کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کیا گیا ہے اور یہی وہ دو باتیں ہیں (یعنی ایک طرف خدا تعالیٰ کی عظمت اور رحمت اور قدرت کاملہ کا اقرار اور دوسری طرف اپنی عاجزی۔ درماندگی اور مسکینی کا اعتراف) جن سے ایک مومن کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے اور وہ پورے طور پر روبخدا ہو جاتا ہے اور جب یہ دونوں باتیں معرفت کے رنگ میں انسان کے دل پر نقش ہو کر اس کے پورے وجود پر حاوی ہو جائیں اور اس کا کلی طور پر احاطہ کر لیں تو پھر وہ ہر وقت اور ہر حالت میں روبخدا ہی ہوتا ہے اور کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرتا کہ جب اس کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف نہ ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں باتوں کی اہمیت پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ میں ان دونوں باتوں کی طرف ہی اشارہ کر کے انہیں ذہن نشین کرایا گیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"سورۃ فاتحہ کے ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی نسبت بیان فرمایا گیا ہے کہ وہی ایک ذات ہے کہ جو تمام محامد کاملہ سے متصف اور تمام خوبیوں کی جامع ہے اور وہی ایک ذات ہے جو تمام عالموں کی رب اور تمام رحمتوں کا چشمہ اور سب کو ان کے عملوں کا بدلہ دینے والی ہے۔ پس ان صفات کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ نے بخوبی ظاہر فرما دیا کہ سب قدرت اسی کے ہاتھ میں ہے اور ہر ایک فیض اس کی طرف سے ہے اور اپنی اس قدر عظمت بیان کی کہ دنیا اور آخرت کے کاموں کا قاضی الحاجات اور ہر ایک چیز کا علت العلل اور ہر ایک فیض کا مبدأ اپنی ذات کو ٹھہرایا جس میں یہ بھی اشارہ فرما دیا ہے کہ اس کی ذات کے بغیر اور اس کی رحمت کے بغیر کسی زندہ کی زندگی اور آرام اور راحت ممکن نہیں اور پھر بندہ کو تذلل کی تعلیم دی اور فرمایا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اس کے یہ معنے ہیں اے مبدء تمام فیوض ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں یعنی ہم عاجز ہیں آپ سے کچھ بھی نہیں کر سکتے جب تک تیری توفیق اور تائید شامل حال نہ ہو۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۴۷۸ حاشیہ نمبر ۱۱)

سورۃ فاتحہ کی رو سے ان دونوں باتوں کا تفصیل سے ذکر کرنے کے علاوہ حضور علیہ السلام نے انسانوں کو روبخدا بنانے میں ان کی اہمیت پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ جو شخص خدا کی عظمت اور رحمت اور قدرت کاملہ کو یاد نہیں رکھتا وہ کسی طرح سے خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کا اقراری نہیں اس کی روح اس مولیٰ کریم کی طرف ہرگز جھک نہیں سکتی۔ غرض یہ ایسی صداقت ہے جس کے سمجھنے کے لئے کوئی عمیق فلسفہ درکار نہیں۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۴۸۱ حاشیہ نمبر ۱۱)

ان دو باتوں کی بنیادی اہمیت اور انقلاب انگیز تاثیر کی وجہ سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں روبخدا ہونے کا روحانی وسیلہ قرار دیا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"غرض یہی وہ روحانی وسیلہ ہے جس سے انسان کی روح روبخدا ہوتی ہے اور اپنی کمزوری اور امداد ربانی پر نظر پڑتی ہے۔ اسی کے ذریعہ سے انسان ایک ایسے عالم بے خودی میں پہنچ جاتا ہے جہاں اپنی مکدر ہستی کا نشان باقی نہیں رہتا اور صرف ایک ذات عظمیٰ کا جلال چمکتا ہوا نظر آتا ہے اور وہی ذات رحمت کل اور ہر ایک ہستی کا ستون اور ہر ایک درد کا چارہ اور ہر ایک فیض کا مبدأ دکھائی دیتی ہے آخر اس سے ایک صورت فنا فی اللہ کے ظہور پذیر ہو جاتی ہے جس کے ظہور سے نہ انسان مخلوق کی طرف مائل رہتا ہے نہ اپنے نفس کی طرف نہ اپنے ارادے کی طرف اور بالکل خدا کی محبت میں کھویا جاتا ہے اور اس ہستی حقیقی کے شہود سے اپنی اور دوسری مخلوق چیزوں کی ہستی کالعدم معلوم ہوتی ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۴۸۲ حاشیہ نمبر ۱۱)

الغرض ایک طرف خدا تعالیٰ کی عظمت اور رحمت اور قدرت کاملہ کا اقرار اور دوسری طرف اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کا احساس و اعتراف ـــــ یہ دو باتیں انسان کی روح کو روبخدا کرنے اور ہمیشہ روبخدا رہنے کا روحانی وسیلہ ہیں اور دو گونہ اقرار و اعتراف کے نتیجہ میں ہی ایک مومن پر فنا فی اللہ اور محبت الٰہی کی وہ کیفیت وارد ہوتی ہے جو اس کی توجہ کو ایک لمحہ کے لئے بھی خدا کی طرف سے ہٹنے نہیں دیتی۔

○

قطعات

(۱)

تیری الفت کا یہ کرشمہ ہے — مجھ پہ یہ راز آشکار ہوا
میں نے دیکھا مسرتوں کا ہجوم — جب ترے غم سے ہمکنار ہوا

(۲)

گردش روزگار ختم ہوئی — تیری الفت میں جب اسیر ہوئے
ہم نے مانا حقیر تھے ہم لوگ — تجھ کو پایا تو بے نظیر ہوئے

(۳)

کون کہتا ہے تو ستمگر ہے — کون عقل و خرد سے عاری ہے
ہے تری ذات ہی کہ جو سب سے — پیار کرتی ہے سب سے پیاری ہے

: ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۴

روزمرہ کے فقہی مسائل

نماز، روزہ، طلاق، خلع، وراثت

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ

علیحدگی سے متعلق اس عائلی تنازع کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے یعنی رشتۂ ازدواج کے انقطاع کا اقدام مرد کی طرف سے نہیں بلکہ اس کا مطالبہ عورت کی طرف سے ہوتا ہے اور مرد اس مطالبہ کو نہیں مانتا حالانکہ جس طرح بحالات مجبوری مرد کو یہ حق ہے کہ اگر وہ عورت کو اپنے نکاح میں رکھنا پسند نہیں کرتا تو وہ عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔ اسی طرح عورت کو بھی اسلام نے یہ حق دیا ہے کہ اگر وہ اس مرد کے نکاح میں رہنا پسند نہیں کرتی تو قاضی کے سامنے اپنا معاملہ پیش کر کے علیحدگی حاصل کر سکتی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن رشد اپنی مشہور کتاب بدایۃ المجتہد میں عورت کے اس حق کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

لَمَّا جُعِلَ الطَّلَاقُ بِيَدِ الرَّجُلِ اِذَا فَرِكَتِ الْمَرْأَةُ جُعِلَ الْخُلْعُ بِيَدِ الْاِمْرَأَةِ اِذَا فَرِكَتِ الرَّجُلَ

(بدایۃ المجتہد ص۵۶)

جس طرح مرد کو یہ حق دیا گیا ہے کہ اگر وہ عورت کو پسند نہیں کرتا تو اسے طلاق دے دے اسی طرح عورت کو بھی یہ حق دیا گیا ہے کہ اگر وہ مرد کو پسند نہیں کرتی تو وہ اس سے علیحدگی لے لے۔

قرآن کریم نے عورت کے اس حق کا ذکر مندرجہ ذیل آیت میں کیا ہے۔

لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

(البقرہ - ۲۳۰)

اور تمہارے لئے اس مال سے جو تم انہیں پہلے دے چکے ہو کوئی حصہ بھی واپس لینا جائز نہیں۔ سوائے اس صورت کے کہ ان دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی مقرر کردہ حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ سو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ دونوں اللہ کی مقرر کردہ حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ تو وہ عورت جو کچھ بطور فدیہ دے اس کے بارہ میں ان دونوں میں سے کسی کو کوئی گناہ نہ ہوگا۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اس لئے تم ان سے باہر نہ نکلو اور جو لوگ اللہ کی مقرر کردہ حدوں سے باہر نکل جائیں تو سمجھ لو کہ وہی لوگ اصل ظالم ہیں!

جیسا کہ آیت کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ قرآن کریم نے فدیہ دے کر علیحدگی حاصل کرنے کا ذکر طلاق دینے کے ضمن میں کیا ہے جس سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ علیحدگی بھی طلاق ہی کی ایک قسم ہے جو عورت کی طرف سے بذریعہ قاضی نافذ ہوگی گو فرق کی خاطر بعض احادیث میں اس طرح کی علیحدگی کا نام خلع آیا ہے اور فقہاء نے بھی اسی اصطلاح کو اپنایا ہے۔

بہرحال اصطلاح سے غرض نہیں اصل حقیقت سے مطلب ہے اور وہ یہی ہے کہ علیحدگی کی یہ صورت عورت کا ایک حق ہے۔ عورت کو ہرابار سمجھایا تو جا سکتا ہے لیکن اگر وہ اپنا یہ حق لینے پر مصر ہے تو اسے اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا اس سلسلہ میں یہ امر قابل بیان ہے کہ اگر عورت اس درجہ سے علیحدگی چاہتی ہے کہ اسے خاوند کی طرف سے تنگ کیا گیا ہے، ایذا پہنچائی گئی ہے اور اس درجہ سے وہ علیحدہ ہونے پر مجبور ہو گئی ہے تو اس صورت میں قاضی اسے علیحدہ ہونے کا حق بھی دلائے گا اور خاوند سے مہر بھی۔ چنانچہ اس بارہ میں حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں:

اِذَا عُلِمَ اَنَّ زَوْجَهَا اَضَرَّ بِهَا وَضَيَّقَ عَلَيْهَا وَعُلِمَ اَنَّهٗ ظَالِمٌ لَهَا قَضَى الطَّلَاقَ وَرُدَّ عَلَيْهَا مَالَهَا۔

(موطا امام مالک ص۳۵۰)

یعنی جب قاضی کے علم میں یہ بات آجائے کہ خاوند نے عورت کو خواہ مخواہ تنگ کیا ہے اور اس پر ظلم کرتا رہا ہے تو قاضی عورت کی طرف سے طلاق بھی نافذ کرے گا۔ اور اس کا مال جو خاوند کے ذمہ ہے وہ بھی اسے واپس دلایا جائے گا۔

یہ مسئلہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ شادی کے موقع پر عورت کو جو جہیز وغیرہ مال باپ یا خاوند کی طرف سے ملتا ہے وہ اس کا حق اور اس کی ملکیت ہے۔ فاحشہ بینہ کے ثبوت کے سوا باقی کسی صورت میں بھی یہ تحائف اس عورت سے واپس نہیں لئے جا سکتے۔ خلع یا فدیہ طلاق کی صورت میں بھی صرف مہر سے اسے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔

اب میں تمدنی زندگی کے ایک اہم مسئلہ "وراثت" کے چند پہلو بیان کرتا ہوں۔

متمدن زندگی میں انسان کچھ نہ کچھ پس انداز کرتا رہتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب انسان کی وفات ہو جائے تو اس چھوڑے ہوئے مال کا کیا ہو۔

دنیا کے مختلف مذاہب اور تمدنوں نے اس سوال کا مختلف جواب دیا ہے لیکن سب سے حسین تر جواب وہ ہے جو اسلام نے دیا ہے اس جواب میں دو اصول مدنظر رکھے گئے ہیں۔ اوّل یہ کہ انسان کو خود اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کی ہمت ہونی چاہیئے۔ دوسرے کی کمائی پر انحصار اور عیش کرنا اسے پسند نہیں دوسرے یہ کہ مرنے والے سے رشتہ داروں کے جو جذبات محبت وانس ہوتے ہیں ان کو ممکن حد تک ترکہ کی تقسیم میں مدنظر رکھا جائے

ان دو اصولوں کے پیش نظر اسلام کی ہدایت یہ ہے کہ مرنے والے کا ترکہ صرف ایک آدھ ہاتھ میں جمع نہ ہو۔ بلکہ قرابت کے لحاظ سے زندہ رشتہ داروں میں علیٰ قدر مراتب بانٹ دیا جائے تاکہ سب میں فوت ہونے والے کی نیک یاد قائم رہے

سورۃ النساء کے رکوع ایک اور دو میں بڑی تفصیل کے ساتھ تقسیم ترکہ کے یہ مسائل بیان ہوئے ہیں۔ وضاحت کی نہ ایسی ضرورت ہے۔ نہ اس کے لئے وقت صرف دو تین باتیں جن کی طرف عام طور پر خیال جاتا ہے بیان کروں گا۔

ترکہ کے سلسلہ میں ایک عام سوال یہ کیا جاتا ہے کہ ترتیب تقسیم کا عمومی اصول یہ ہے کہ سب سے پہلے وہ اخراجات ادا ہوں جو تجہیز و تکفین کے سلسلہ میں ہوئے ہیں۔ اس کے بعد میت کے قرضے ادا کئے جائیں۔ اس کے بعد اگر میت نے کوئی وصیت کی ہے تو اس کی تعمیل ہو۔ اس کے بعد جو ترکہ بچے وہ اصحاب الفروض اور عصبات میں حسب مراتب تقسیم ہو۔ قرآن کریم کی بیان کردہ ترتیب اس سے کچھ مختلف ہے اس میں وصیت ادا کرنے کا ذکر پہلے ہے اور قرض ادا کرنے کا بعد میں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر تو ترکہ اتنا ہے کہ اس میں سے وصیت بھی ادا ہو جاتی ہے اور قرض بھی نمٹ جاتے ہیں تو پہلے وصیت ادا کی جائے گی اور پھر قرض۔ لیکن اگر صورت یہ ہے کہ دونوں میں سے صرف ایک کی ادائیگی ہو سکتی ہے یا وصیت ادا کریں یا قرض تو اس صورت میں قرض کی ادائیگی ضروری ہے کیونکہ یہ دوسروں کا حق ہے جو میت نے اپنی زندگی میں اپنے ذمہ لیا تھا۔ اب جب ترکہ ہی باقی نہیں تو وصیت کہاں سے ادا ہو۔ گویا یوں سمجھا جائے گا کہ اس میت نے جو وصیت کی ہے وہ محض زبانی جمع خرچ ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے اس نے کوئی مال ہی نہیں چھوڑا۔

اس سلسلہ میں ایک اور عام سوال یہ ہوتا ہے کہ "کلالہ" یعنی جس کی نہ اصل ہو نہ نسل۔ اس کے بھائی بہنوں کے حصوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مختلف آیتوں میں ذکر ہے اور دونوں میں خاصہ فرق ہے۔ اس فرق کی کیا وجہ ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ سورۂ نساء کی آیت ۱۳ میں بہن بھائی سے مراد اخیافی ہیں یعنی ایسے بہن بھائی جن کی ماں ایک ہو اور باپ مختلف ہوں۔ یہ اگر ایک ہے، خواہ بھائی ہے یا بہن اسے ترکہ کا ۱/۶ ملے گا۔ اور اگر ایک سے زیادہ ہیں خواہ سب بھائی ہیں یا سب بہنیں یا ملے جلے تو ان سب کو ترکہ کا ۱/۳ ملے گا۔ آیت ۱۷۶ میں کلالہ کے جن بھائی بہنوں کا ذکر ہے وہ اخیافی یا علاتی ہیں۔ یعنی وہ بہن بھائی جو سگے ہوں۔ یا باپ ایک ہو اور مائیں الگ الگ ہوں۔ اس صورت میں ایک بہن ہو تو اسے ترکہ کا ۱/۲ ملے گا۔ اور اگر دو یا زیادہ بہنیں ہوں تو ان کو ترکہ کا ۲/۳ ملے گا۔ اور اگر صرف بھائی ہوں تو وہ سب ترکہ لے لیں گے۔ اور اگر بھائی بہن ملے جلے ہوں تو سارا ترکہ ۱ اور ۲ کی نسبت سے ان میں تقسیم ہوگا۔ یعنی ہر بہن کو ایک حصہ ملے گا اور ہر بھائی کو دو حصے۔ لیکن اخیافی یعنی صرف ماں کی طرف سے بھائی بہن تب وارث بنیں گے جب مرنے والے کے سگے یا سوتیلے یعنی اخیافی یا علاتی بہن بھائی نہ ہوں۔ کیونکہ ان کی موجودگی میں اخیافی بہن بھائیوں کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ اس تشریح کو سامنے رکھیں تو دونوں آیتوں میں کوئی اختلاف نظر نہیں آئے گا۔

ایک سوال عام طور پر یہ کیا جاتا ہے کہ اگر میت بہت سا قرضہ چھوڑ جائے اور اس کا ترکہ کوئی نہ ہو تو کیا اس کے وارث یہ قرضہ ادا کرنے کے ذمہ وار ہیں؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ وارثوں پر اس قرضہ کی ادائیگی قانونی طور پر ضروری نہیں۔ قرض دراصل متوفی کے ترکہ سے ہی ادا ہوگا۔ اگر ترکہ نہیں ہے تو قرض خواہوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ ہاں متوفی کی اولاد اور اس کے وارثوں کا یہ اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ اس کے قرض کے ادا کرنے میں امکان بھر کوشش کریں۔ اور اپنے مورث کو اس قرض کی بازپرس سے بچائیں۔ شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق مبارک یہ تھا کہ اگر کوئی جنازہ آتا تو آپ دریافت فرماتے۔ کیا اس نے کوئی قرضہ ادا کرنا ہے۔ اگر وہ کوئی قرض چھوڑ گیا ہوتا۔ تو آپ اپنے صحابہؓ کو فرماتے کہ تم جنازہ پڑھ لو۔ میں نہیں پڑھونگا۔ بعض اوقات حاضرین میں سے کوئی قرض کی ادائیگی اپنے ذمہ لے لیتا۔ تو پھر جنازہ پڑھا دیتے بعد میں جب اسلامی حکومت مستحکم ہوگئی تو آپ نے فرمایا اب ایسے ناداروں کے قرض میں خود ادا کروں گا گویا ایسی صورت میں ایک اسلامی حکومت "ویلفیئر سٹیٹ" کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس معاشرتی ضرورت کی تکمیل کا اہتمام کرے۔ (ترمذی کتاب الجنائز صفحہ ۱۲۷)

تحریکِ جدید اور احمدی بچے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کی نئی پود کی تربیت کے لئے تحریک جدید میں یہ سامان مہیا فرمایا کہ انہیں بھی اس کے مالی جہاد میں شامل ہونے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا۔

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا چندہ لکھوایا کریں۔ اور ساتھ ہی انہیں یہ بتایا کریں کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے..... اب تم بھی اس تحریک کے مجاہد ہو۔" (تقریر ۲۶/۱۰/۵۷)

تحریک جدید کے ساتھ احمدی بچوں کا رابطہ قائم کرنے کے لئے اطفال کے ایک امتحان کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں متعدد بچوں نے دفتر ہذا سے خط و کتابت شروع کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں حقیقی معنوں میں مجاہد اسلام بنائے۔ حال ہی میں ایک طفل بنام محمد اکبر سلمان ولد محمد افضل صاحب بٹ اکونٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ نے لکھا ہے

"ہم چار بہن بھائی بیس روپے سے اوپر چندہ دے رہے ہیں۔ میں آپ کی اس تحریک کو قبول کرتے ہوئے آپ کو پانچ روپے مزید بھجوا رہا ہوں۔" جزاکم اللہ تعالیٰ

قارئین کرام سے اس ننھے مجاہد کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز حضور رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں جائزہ لیں۔ کہ ان کا کوئی بچہ اس ثواب سے محروم تو نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب

آڈیٹر تحریک جدید انجمن احمدیہ وفات پا گئے

ــــ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ــــ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب ایم۔ اے واقف زندگی آڈیٹر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ ۲۵ جنوری کو ایک بجے بعد دوپہر ساڑھے چھپن سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

۲۶ جنوری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں تحریک جدید کے کارکنان اور دیگر احباب بکثرت شامل ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ اس لئے مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے دعا کرائی۔

مکرم چوہدری صاحب سلسلہ کے ان تھک اور مخلص کارکن تھے۔ آبائی وطن بہلول پور ضلع فیصل آباد تھا۔ آپ کے والد محترم چوہدری الیاس الدین صاحب نے جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ آپ کی پیدائش سے قبل آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کرنے کی نیت کر لی تھی۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ آپ نے اپنے بزرگ والد صاحب کی نیت کو پورا کیا۔ اور خدمت دین میں زندگی بسر کرنے کے عہد کو آخری دم تک بخوبی نبھایا۔

چوہدری صاحب مرحوم اگست ۱۹۲۲ء میں پیدا ہوئے ۱۹۳۷ء میں میٹرک کرنے کے بعد قادیان آ کر جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۴۲ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ لمبے عرصہ تک بطور واقف زندگی پہلے سلسلہ احمدیہ کی سندھ کی زمینوں پر کام کیا اور ناصر آباد سٹیٹ میں مقیم رہے۔ اور پھر ربوہ آ کر مرتے دم تک وقف زندگی کے عہد کو نبھایا اور بطور آڈیٹر تحریک جدید اہم خدمات سرانجام دیں۔ اس اثناء میں آپ نے ایم۔ اے عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔ نہایت زیرک سمجھدار اور ادبی ذوق رکھنے والے تھے۔ چنانچہ ملکی جرائد میں آپ کے متعدد نوٹ اور خطوط سلسلہ کی تائید میں شائع ہوتے رہتے۔ بلکہ آپ کا آخری خط ہفت روزہ لاہور میں آپ کی وفات کے بعد شائع ہوا۔

مرحوم کے لواحقین میں والدہ ماجدہ اور اہلیہ صاحبہ محترمہ اور دو بھائیوں چوہدری بشیر الدین صاحب اور چوہدری حمید الدین صاحب کے علاوہ تین لڑکیاں اور تین لڑکے ہیں۔ دو بچے رشید الدین صاحب اور صلاح الدین صاحب بیرون ملک گئے ہوئے ہیں اور ایک بچہ سعید الدین دسویں جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ ۲ بچیاں شادی شدہ ہیں۔ اسحاق احمد صاحب ابن مکرم مشتاق احمد صاحب ظہیر اور عبد الشکور صاحب ابن محترم شیخ عبد القادر صاحب مرحوم سابق سوداگرمل) مرحوم کے داماد ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور خود ان کا حامی و ناصر ہو آمین۔

دعائے مغفرت!

میری چھوٹی ہمشیرہ مشرف بیگم ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۹ء رات پونے گیارہ بجے وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اگلے روز نماز جنازہ کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مکرم مرزا عبد السمیع صاحب صدر محلہ دار الرحمت وسطی نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(فوزیہ بیگم ۲۵/۱ دار الرحمت وسطی ربوہ)

ہر صاحب استطاعت کا فرض ہے کہ

ــ اخبار الفضل ــ

خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم معالجاتی اصلاح

مکرم ڈاکٹر محمد صدیق احمد صاحب بوسیر ربوہ

مثلاً کیلشیم فاسفیٹ سے بننے والا جوہری عنصر خون کے نئے سفید خلیات اور ہڈیوں کے نئے خلیات تیار کرنے والے شعبے کی نگران کرتا ہے۔ کیلشیم فلورائیڈ سے تیار ہونے والا جوہری عنصر جسم میں لچک دار ریشوں میں لچک پیدا کرنے اور ہڈیوں میں پالش والا مادہ پیدا کرنے والے کارخانے کو ٹھیک ٹھاک رکھتا ہے اور کیلشیم سلفیٹ سے تیار ہونے والا جوہری عنصر جسم میں "پیپ" PUS پیدا کرنے والے زہریلے مادوں کو پیشاب اور پاخانہ کے ذریعے خارج کرنے والے خودکار نظام کو عمل پذیر رکھتا ہے۔ اسی طرح پوٹاشیم کلورائیڈ فاسفیٹ اور سلفیٹ۔ سوڈیم فاسفیٹ اور سلفیٹ۔ میگنیشیم فاسفیٹ۔ سلیکا اور آئرن فاسفیٹ سے بننے والے جوہری عناصر بھی مختلف جسمانی خودکار نظاموں کو کنٹرول کرتے ہیں۔

قارئین کرام! اسی وجدان کی کیفیت میں حضور نے قدرت کے اسرار و رموز کو پڑھنے کی جانب توجہ دلائی ہے۔

اسی سلسلے میں جوہری سائنس (NUCLEAR SCIENCE) کی تحقیقات کے ذریعے سلفر کے ذرے یا ایٹم کی بے پناہ طاقت محتاج تعارف نہیں لیکن چونکہ میرا موضوع روح اور جسم کی مشین کے متعلق ہے اس لئے حیاتیاتی سائنس کی تحقیقات کی رو سے جسمانی ذروں یا خلیوں کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

راقم الحروف اپنے جرمنی میں قیام کے دوران میں ایک جرمن نوجوان وکیل ہاسٹ شمٹ سے تبلیغی گفتگو کر رہا تھا اور بات قرآن پاک کے علوم و معارف کے بارے میں ہو رہی تھی کہ مسٹر ہاسٹ شمٹ اور ان کی بیوی نے سوال کیا کہ قرآن پاک میں ایٹم کا ذکر بھی ہے تو اس پر خاکسار نے ان کے سامنے سورۃ النساء کی پہلی آیت پڑھ کر خلق کم من نفس واحدۃ سے استدلال کیا تو مسٹر ہاسٹ شمٹ اور حیران بھی اس گفتگو کے بعد جب ہم بچھڑنے کے لئے اٹھے تو دونوں میاں بیوی (جو سٹٹ گرٹ جرمنی کے رہنے والے تھے) نے خاکسار سے کہا کہ ہمارے ہاں مفت بر مہمان کو عموماً نہیں رکھتے لیکن ہم آپ کو پیش کش کرتے ہیں کہ آپ آٹھ دن ہمارے گھر میں قیام کریں۔ ہم آپ کی رہائش اور خوراک وغیرہ کے سب اخراجات برداشت کریں گے۔ اس پر خاکسار نے محبت کے ساتھ معذرت پیش کی اور اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کی محض احمدیت کی چند تبلیغی باتوں کی وجہ سے اتنی عزت افزائی پر اس کا شکریہ ادا کیا۔

قارئین کرام! بات ذرات کے اسرار پر تحقیقات کی بات چل رہی تھی سو محققین نے ثابت کیا ہے کہ انسانی حیات کی ابتدا بھی ایک خلیے (CELL) یا ذرے سے ہوتی ہے۔ جب یہ CELL روح کے زیر اثر نمکیات سے تیار کردہ جوہری عناصر کی مدد سے قوت عمل کا مظاہرہ کرتا ہے تو ایک حد تک بڑھ کر اور پھیل کر پھٹ جاتا ہے اور بکھر جاتا ہے پھر اس کے بکھرے ہوئے ٹکڑے اپنا ایک علیحدہ وجود تیار کر کے اس کے ساتھ دوبارہ چمٹ کر علیحدہ علیحدہ جسمانی نظام یا حصے بنانے ہوئے جسم کی مشین کو مکمل کرنے لگتے ہیں اور بالآخر CELL ایک ہر لحاظ سے مکمل نئی جسمانی مشین کی شکل میں معرض وجود میں آجاتا ہے۔

اور پھر یہ بھی ثابت کیا کہ جسم کی بیماری دراصل ذرے یا CELL کی بیماری ہوتی ہے اور CELL کی ہر بیماری اس میں کسی نہ کسی جوہری نمکیاتی عنصر کے عدم توازن کا نتیجہ ہوتی ہے کیونکہ وہ CELL صرف انہیں جوہری عناصر سے تشکیل پاتا ہے اس لئے اگر اس سیل میں ان جوہری عناصر کا توازن برقرار کر دیا جائے تو جسم کی وہ علامات مرض ختم ہو جاتی ہیں۔

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کے فرستادوں اور مامورین کے منہ سے نکلنے والا ہر لفظ اور ہر نکتہ "وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ" کے مصداق وحی الٰہی کے تابع ہوتا ہے جو مقصد نہیں ہوتا۔

اس وقت آپ کسی گھر میں چلے جائیے اور اپنی متجسس نگاہ سے دیکھئے آپ کو گھر کی الماریاں اور انگیٹھیاں خوبصورت پیکنگ میں لپٹی ہوئی دوائی کی شیشیاں۔ دوائی کی ٹکیاں اور دوائی کے کیپسول بکھرے ہوئے نظر آئیں گے اور ساتھ ہی آپ کو گھر کا ہر کوئی فرد کسی نہ کسی مرض میں مبتلا نظر آئے گا۔ کیا کوئی انقلابی، بین الاقوامی پروگرام کی حامل قوم اس حالت میں اپنی ان ذمہ داریوں کو نبھا سکتی ہے جو اس پر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ڈال رکھی ہیں۔

آخر میں میں اپنے احمدی میڈیکل گریجوایٹس کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ اپنی معالجاتی ذمہ داریوں کو صرف ایک مقلد کی حیثیت سے ہی گزار کر نہ چلے جائیں بلکہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تقلید کرتے ہوئے دنیا کے طب میں ماہر زمانہ کی تعلیمات کی روشنی میں تقویٰ اور عبادات کے ذریعے اپنے دماغ روشن کر کے حکیمانہ و بصیرت کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفت "الحکیم" سے استعانت مانگ کر کوئی ایسا کارنامہ کوئی ایسی خدمت انسانیت کر جائیے جو آپ کو دوسرے لوگوں سے ہمیشہ ممتاز رکھے آمین۔ اس سلسلے میں ایک اصلاح کی ضرورت محسوس کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ آجکل حکیم کی اصطلاح اکثر ایسے بے تکے اور کم علم و کم عقل لوگوں کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے جو چند ایک جڑی بوٹیوں کی تاثیر کو جان کر نہیں صرف پڑھ کر اور انسانی مزاج تک کو نہ سمجھتے ہوئے بھی! ان کے ذریعے جسم انسانی کی نازک مشین کو تباہ و برباد کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ حکمت سے معنے دانائی فراست ذہنی اور حکیم کے معنے ایک ایسے عالی دماغ انسان کے ہوتے ہیں جو روشن بصیرت کے ذریعے کائنات کی ہر تخلیق پر فکر و تدبر کا شعور رکھتا ہو آئینے وقت کے حکم اور عدل کی عدالت میں ایک قول فیصل سنائے اور مرد ہنے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک ارشاد ہے کہ "تم یہ جو تمام قبرستان دیکھتے ہو یہ سب حکیموں اور ڈاکٹروں نے آباد کئے ہوئے ہیں۔" اس طرح جو سزا دربار مسیح موعودؑ سے حکیموں کو ملی ہے وہی آجکل کے ڈاکٹروں کے حصے بھی برابر آئی ہے اس لئے آپ کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے اس سلسلے میں اگر آپ اسے اپنی شان کے خلاف نہ سمجھیں تو محبت کے ساتھ ایک مشورہ پیش کروں گا کہ آپ اپنے فارغ اوقات میں حضرت مسیح موعودؑ کو "مسیح الملک" کے انداز میں "مسیح الزمان" کی حیثیت سے جسمانی شفا کا سب سے بڑا معالج اس لئے سمجھئے کہ وہ بقول خود ان کے ؎

چوں حاجت بعد بہ ادیب دگر مرا
من تربیت پذیر ز رب مہیمنم

وہ کسی دنیاوی رائل کالج آف فزیشنز یا سرجن کے نہیں۔ بلکہ خود خالق انسانیت کے تعلیم یافتہ ہیں اور ان کے روح مبارک سے نمک کے روح پر اثر ہونے کے اشارے اور پھر نمکیات کے متعلق جدید ترین حیاتیاتی تحقیقات کی رو سے واقعی جسم پر صحت افزا تاثرات کے پیش نظر ان کا مطالعہ ضرور کیجئے۔ پھر آپ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے کہ آپ Depression anxiety cases — Asthma — Cough Hyperacidity اور Noises وغیرہ تقریباً لاعلاج امراض کا علاج کتنی آسانی سے کر سکتے ہیں پھر میرا ایمان ہے کہ آپ اتنی جلدی کبھی بھی مایوس ہو کر کسی مریض کو لاعلاج قرار نہیں دیں گے۔ کیونکہ فرمان رسول ہے کہ ولکل داء دواء کہ ہر مرض کا علاج ممکن ہے اور ولکل داء شفاء اور مرض سے شفا ممکن ہے آپ کا بھی ایمان ہے کہ فرمان رسول کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ راقم الحروف نے تین چار دفعہ Schüßler (اوپر ٹیڈ) ہاؤس کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور ان نمکیات سے تیار ہونے والے جوہری عناصر کھلا کر بالکل ٹھیک ہوتے دیکھا ہے اور مندرجہ بالا قسم کے امراض بھی انہی کے ذریعے بفضل تعالیٰ انہی عناصر کے کھانے سے شفا میں تبدیل ہوتے دیکھے ہیں بلکہ ان کے ذریعے بگڑی ہوئی انسانی فطرت کو تبدیل کر کے صحیح کیا جانا ممکن ہے۔ یہ جوہری عناصر جرمنی اور امریکہ میں تیار ہو کر دنیا کے تقریباً ہر ملک میں ارزاں قیمت پر حاصل ہو سکتے ہیں۔ اب پاکستان میں بھی کسی حد تک تیار ہو کر ان سے بھی کم قیمت پر ملنے اور اچھے نتائج ظاہر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے اسرار کی آگاہی سے نوازے

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم ستمبر ۷۸ء تا ۱۰ جنوری ۷۹ء

۱- مکرم کرنل احمد خان صاحب	نوشہرہ چھاؤنی	۲۰—۰۰
۲- " میجر رفیق احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۳- " عبداللہ شاہ صاحب	"	۱۰—۰۰
۴- مکرمہ والدہ صاحبہ خورشید اسلم چوہدری صاحب	"	۲۰—۰۰
۵- " اہلیہ صاحبہ مرحومہ "	"	۱۰—۰۰
۶- مکرم مرزا عبدالقیوم صاحب	"	۱۰—۰۰
۷- لجنہ اماء اللہ	کراچی	۱۴—۷۵
۸- مکرمہ مبارکہ ابرار صاحبہ	"	۳۰—۰۰
۹- " بیگم منصور سیال صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۱۰- " بیگم بریگیڈیر عبدالوہاب صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۱- جماعت احمدیہ کھاریاں		۷۶۵—۰۰
۱۲- مکرم الحاج محمد شفیع صاحب	سیالکوٹ	۲۰۰۰—۰۰
۱۳- " شریف احمد صاحب بانی منجانب والد صاحب مرحوم	کراچی	۱۰۰۰—۰۰
۱۴- " سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ دارالنصر شرقی	ربوہ	۲۰—۰۰
۱۵- حضرت مولوی محمد الدین صاحب	ربوہ	۵۰—۰۰
۱۶- مکرم حکیم محمد علی صاحب سیکرٹری مال	میرک	۲۰—۰۰
۱۷- لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	ربوہ	۷۰۷—۷۵
۱۸- مکرم محمد ابراہیم صاحب	چوہڑکانہ	۱۰—۰۰
۱۹- لجنہ اماء اللہ کوٹ عنایت اللہ خاں		۵۰—۰۰
۲۰- مکرم [illegible] صاحب جماعت احمدیہ ڈک منگلا		۱۰—۰۰
۲۱- " چوہدری عزیز اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ عارف والہ		۲۰—۰۰
۲۲- مکرمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ عنایت اللہ صاحب بھٹی چک ۶۳ امنشی والہ		۱۰—۰۰
۲۳- " امۃ الوحید صاحبہ اہلیہ ملک محمد قاسم صاحب مجوکہ بھیرہ		۱۰—۰۰
۲۴- لجنہ اماء اللہ ڈسکہ		۲۰—۰۰
۲۵- مکرم محمد ارشاد صاحب سیکرٹری مال موہلنکے		۱۰—۰۰
۲۶- " عبداللطیف صاحب صدر جماعت احمدیہ بھلیر		۱۰—۰۰
۲۷- " صوفی محمد انور صاحب امتیاز	سیالکوٹ	۱۰—۰۰
۲۸- مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ محلہ اراضی یعقوب	"	۵۰—۰۰
۲۹- مکرم شمیم احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۳۰- " ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم بذریعہ پسران	"	۵۰—۰۰
۳۱- " مستری محمد عالم صاحب	"	۳۰—۰۰
۳۲- مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ	"	۳۲—۰۰
۳۳- مکرم مہر فضل کریم صاحب	"	۱۰۲—۰۰
۳۴- " حاجی محمد یعقوب صاحب	"	۸۰—۰۰
۳۵- " قریشی محمد اقبال صاحب	"	۱۰—۰۰
۳۶- " چوہدری عبدالغنی صاحب	"	۱۰—۰۰
۳۷- مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ اگوکی	"	۱۰—۰۰
۳۸- مکرم قریشی مبارک [illegible] صاحب	"	۵۰—۰۰
۳۹- " قریشی عطیق [illegible] صاحب	"	۶۵—۰۰
۴۰- " [illegible] احمد صاحب بٹ	"	۴۰—۰۰
۴۱- مکرم [illegible] صاحبہ	"	۱۰—۰۰
۴۲- مکرم حکیم [illegible] صاحب مرحوم	"	۱۰—۰۰
۴۳- مکرمہ [illegible] صاحب	"	۱۰—۰۰
۴۴- " [illegible]	"	۱۰—۰۰
۴۵- [illegible]	"	۸۰—۰۰

(باقی)

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱- مکرم گلزار احمد و عبدالشکور صاحبان چنیوٹ ضلع جھنگ	۱۰—۰۰
۲- جماعت احمدیہ " "	۱۰—۰۰
۳- مکرم طفیل احمد صاحب لودھراں ضلع ملتان	۱۰—۰۰
۴- جماعت احمدیہ سکرنڈ چک ۲۱ ضلع نواب شاہ	۱۵—۰۰
۵- مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب ٹیکسلا ضلع راولپنڈی	۱۰—۰۰
۶- " ظفر اللہ صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا	۲۸—۰۰
۷- " اختر علی صاحب فیصل آباد	۱۰—۰۰
۸- " ملک محمد رفیق صاحب "	۲۰—۰۰
۹- " مقبول احمد صاحب گوجرہ ضلع "	۲۵—۰۰
۱۰- محترمہ منصورہ صاحبہ کراچی	۲۰—۰۰
۱۱- " نسیم اختر صاحبہ مصری شاہ لاہور	۱۰—۰۰
۱۲- مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۵۰—۰۰
۱۳- جماعت احمدیہ اسلام آباد	۳۰—۰۰
۱۴- " " واربرٹن ضلع شیخوپورہ	۱۴—۵۰
۱۵- مکرم ملک حفیظ احمد صاحب راولپنڈی	۱۵—۰۰
۱۶- دختران چوہدری نور احمد صاحب "	۱۰—۰۰
۱۷- محترمہ نصرت صاحبہ "	۱۰—۰۰
۱۸- محترم مختار احمد صاحب ڈوگر مالوہر ضلع سیالکوٹ	۱۰—۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

عظیم معالجاتی اصلاح (جیسے)

میں یہ نہیں کہتا کہ مروج طریق علاج سے فائدہ نہ اٹھایا جائے کیونکہ گردے یا مثانے میں پڑی ہوئی پتھری کو تو بہرحال سرجیکل عمل سے ہی نکالا جا سکتا ہے البتہ بڑھے ہوئے Tonsils کو اپریٹ کر کے باہر پھینکنے کی نسبت انہیں Calcium Phosphate سے تیار ہونے والے جوہری عنصر کے کھلانے سے (دوسرے عناصر کے اشتراک کے ساتھ) بفضل تعالیٰ ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے انہیں بیکار تو پیدا نہیں کیا۔ اسی طرح پتھری کو دوبارہ پیدا ہونے سے ان کے ذریعہ روکا جا سکتا ہے۔

اب اپنے ہومیو پیتھک بھائی بندوں سے بھی عرض کروں گا کہ ان کی ادویات میں بھی یہی عناصر شامل ہیں جو بالآخر جسم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس کے ثبوت کیلئے پلمبیلا اور بیلاڈونا کے مقام پیدائش کی مٹی کے عناصر پر غور فرمائیں جس میں سٹرانشیم عناصر کی نسبت زیادہ پائی جاتی ہے۔ پھر [illegible] ساری ادویات کی کیا ضرورت ہے۔

مگر یہ طریق علاج تب ہی رائج ہو سکتا ہے جب بچپن سے ہی بچوں کے جسم میں نمکیات کا [illegible] Check کر کے ان میں پیدائشی طور پر کم پائے جانے والے عناصر کا جائزہ لے کر انہیں پورا کر کے متوازن رکھا جا سکے۔ اس طرح بفضل تعالیٰ انسان کی صحت اور عمر کی اوسط میں اچھا اضافہ ممکن ہے۔ آخر میں میں اپنے آسمانی مسیح موعود کے اس شعر پر ختم کرتا ہوں ؎

من نہ دارم مایۂ کردار ہا
عشق جوشید و از او شد کار ہا

درخواست دعا

۱- میرے والد محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ شکر ورمی بہت ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ عبدالرشید دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲- میری اہلیہ بوجہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہے احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد [illegible])

نزد نہر کالونی منڈی بہاؤالدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۹۲۰

میں عبدالحق عابد ولد ظفر علی صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ امام مسجد عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۱/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت نہیں ہے میرا گزارہ اس آمد پر ہے جو اس وقت ۸۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپردازان کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۷۵/۰ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: ارشد محمود گوندل ولد بابو محمد شفیع گوندل

۲۴/۳۹۸ محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر

گواہ شد: قاسم الدین محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر

گواہ شد: خواجہ احمد گوندل محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر

مسل نمبر ۲۳۹۲۵

میں شاہدہ ارشد زوجہ ارشد محمود گوندل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۱/۵۸ حسب وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) ایک عدد پلاٹ ۲۰ مرلہ واقع شیخوپورہ شاہدرہ روڈ قیمت ۵۰۰۰ روپیہ

(۲) زیورات طلائی وزن کل ۱۳ تولہ مالیت اندازہ ۹۱۰۰ روپیہ

(۳) حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں، اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے ۱۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: ارشد محمود گوندل ولد بابو محمد شفیع گوندل

۲۴/۳۹۸ محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر

گواہ شد: قاسم الدین محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر

گواہ شد: خواجہ احمد گوندل محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر

مسل نمبر ۲۳۹۲۷

میں نصیرہ قادر زوجہ ڈاکٹر محمد عبدالقادر صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں شہر ملتان ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰۰/- روپیہ

(۲) زیورات طلائی وزن ۱۳ تولہ قیمت اندازاً ۷۹۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: شاہدہ ارشد زوجہ ارشد محمود گوندل

۲۴/۳۹۸ محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر

گواہ شد: ارشد محمود گوندل خاوند موصیہ ولد بابو محمد شفیع سیالکوٹ شہر

گواہ شد: محمد الطاف احمد گوندل ولد بابو محمد شفیع صاحب سیالکوٹ شہر

مسل نمبر ۲۳۹۲۷

میں نصیرہ قادر زوجہ ڈاکٹر محمد عبدالقادر صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں شہر ملتان ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰۰/- روپیہ

(۲) زیورات طلائی وزن ۱۳ تولہ قیمت اندازاً ۷۹۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: مریم صدیقہ مکان نمبر ۶/۲۰ ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد: ڈاکٹر محمد شفیع وصیت نمبر ۲۲۸۴ صدر موصیان ربوہ

گواہ شد: قریشی محمد شفیع وصیت نمبر ۲۵۹۲ صدر موصیان الیکشن ربوہ

مسل نمبر ۲۳۹۲۹

میں حافظ عاشق حسین ولد فضل دین صاحب قوم راجپوت پیشہ مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۷۶ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۱/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۲۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

العبد: حافظ عاشق حسین ولد فضل دین صاحب مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: ڈاکٹر محمد شفیع وصیت نمبر ۲۳۸۴ صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: ملک سیف الرحمان ولد ملک دوست محمد دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے
(منیجر)

تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: شاہدہ ارشد زوجہ ارشد محمود گوندل

۲۴/۳۹۸ محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر

گواہ شد: ارشد محمود گوندل خاوند موصیہ ولد بابو محمد شفیع سیالکوٹ شہر

گواہ شد: محمد الطاف احمد گوندل ولد بابو محمد شفیع صاحب سیالکوٹ شہر

مسل نمبر ۲۳۹۲۷

میں نصیرہ قادر زوجہ ڈاکٹر محمد عبدالقادر صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں شہر ملتان ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰۰/- روپیہ

(۲) زیورات طلائی وزن ۱۳ تولہ قیمت اندازاً ۷۹۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: نصیرہ قادر زوجہ ڈاکٹر محمد عبدالقادر مکان نمبر ۳۲ کاٹھ چک نواں شہر ملتان

گواہ شد: صوفی غلام محمد ولد محمد دین صاحب ناظر بیت المال خرچ ربوہ

گواہ شد: چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی ربوہ

مسل نمبر ۲۳۹۲۸

میں مریم صدیقہ زوجہ یونس صاحب بیگ احمدی صاحب چوہان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر وصول شدہ ۳۲/۰ روپیہ

(۲) منیجن سلائی مشین ۵۵/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے حصہ کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں، اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

العبد: مریم صدیقہ زوجہ یونس صاحب بیگ مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: ڈاکٹر محمد شفیع وصیت نمبر ۲۳۸۴ صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: ملک سیف الرحمان ولد ملک دوست محمد دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ، فون ۵۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)
اور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)
پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار کیل چیل۔ پٹل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروز پور روڈ ــــ بالمقابل تھانہ اچھرہ ــــ لاہور
فون نمبر:- ۴۱۰۶۱۷

سامان فوٹوگرافی و معیاری اور دلکش تصاویر کیلئے
نوید آرٹ سٹوڈیو ریلوے روڈ ربوہ
میں تشریف لائیں!

کوٹھی، مکان، پلاٹ، زرعی زمین کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا مخلص، مستعد
معاون ادارہ
فضل عمر کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور پر
(گورنمنٹ کنٹریکٹرز)
تشریف لائیے!
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۴۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

قادیان کا قدیمی محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نسخہ کے مطابق
تیار کیا جاتا ہے!
عبدالقادر ابن ماسٹر مامون خان صاحب گولبازار ربوہ

حضرت حکیم نظام جانؓ
کا
مشہور دواخانہ
○
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۴۸۴۴
ربوہ ○ بالمقابل ایوان محمود فون نمبر ۶۴۸
نگران
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جانؓ
رجسٹرڈ درجہ اوّل

ہر قسم کے سامان سائنس و دیگر زیورات کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

حیوانات
آپ کی دولت ہیں۔ بیماریوں سے ان کی حفاظت اور زود اثر علاج کیلئے جانوروں کی اکیس اکسیروں کا رسالہ ۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت طلب فرمائیں۔
کیور ویل ہیڈ مین کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۷/۶۰۶

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے قائم کردہ
دواخانہ حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے اسی نام سے دکھی انسانوں کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے
نوٹ:- ربوہ میں ہماری کوئی شاخ نہیں ہے
عورتوں کے معائنہ کا علیحدہ انتظام ہے
منجانب حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
فون نمبر: ۶۲۶۱۸ ؛ گھر فون: ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیے

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
۲۱ ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن
فون گھر ۴۳۱ رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں!
باعتماد ادارہ

معذرت: پریس کی بجلی بند ہو جانے کی وجہ سے ۲۹ جنوری کا پرچہ شائع نہیں ہو سکا۔ اس کیلئے ادارہ خریدار صاحبان اور قارئین کرام سے معذرت خواہ ہے
(منیجر الفضل)